Chapter 16 سورة النحل The Bee

آیات 128

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱﴾

1-(یہ مخالفین تقاضا کرتے ہیں! کہ جس تباہی سے تم ہمیں بار بار ڈراتے ہو تو اسے لے کیوں نہیں آتے؟ ان سے کہو! کہ) اللہ کا فیصلہ تو آچکا ہے (مگر بجائے اس سے بچنے کے) تم اس کے لئے جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ (یاد رکھو کہ) اس کی تو تیز ترین اطاعت میں ہر شے سرگرمِ عمل ہے۔ اور تم لوگ جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے اس کے اختیارات میں اسی کی مخلوق میں سے دوسری ہستیوں کو شریک کر کے ان پر بھروسہ کرتے ہو (شرک) (اور خیال کیے بیٹھے ہو کہ وہ تمہیں اللہ کے فیصلے سے بچا لیں گی تو تمہارا خیال غلط ہے کیونکہ) اللہ ان سے لامحدود طور پر بالاتر ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں اللہ کے فیصلے سے مراد یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ کا یہ وہ فیصلہ بھی تھا جس کے مطابق بہت جلد سرزمینِ عرب سے کفر و شرک کو تباہ کر دیا گیا تھا)۔

یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ﴿۲﴾

2-(اسی لئے) وہ اپنے بندوں میں سے جس کی طرف مناسب سمجھتا ہے اپنے حکم سے فرشتوں کے ساتھ روح نازل کرتا ہے (جو اللہ کا پیغام لیے ہوتے ہیں) تا کہ (اے رسولؐ) تم لوگوں کو آگاہ کر دو! کہ اللہ کے سوا کوئی اور پرستش و اطاعت کے قابل نہیں اسی لئے تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے صرف اللہ کے احکام و قوانین کو اختیار کیے رکھو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳﴾

3-(اس حقیقت کو جاننے کے لئے مزید غور کرو! کہ) اُسی نے آسمانوں اور زمین کو درست توازن و تناسب کے پیمانے کے مطابق ایک بامقصد حقیقت کے ساتھ وجود پذیر کیا اور وہ ان سے لامحدود طور پر برتر ہے جنہیں یہ لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴﴾

4-(اور کائنات پر غور کرنے سے پہلے سب سے پہلے خود انسان ہی کو لو)۔ اس نے نطفہ سے یعنی ذرا سے تولیدی مادہ

سے درست توازن وتناسب کے مطابق انسان کو وجود پذیر کیا لیکن پھر یہی انسان (دیکھتے ہی دیکھتے) کُھلا جھگڑالو بن جاتا ہے (یہاں تک کہ اللہ کے ساتھ شرک اور کفر پر اتر آتا ہے)۔

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝۵

5-(اس سے آگے بڑھو) اوران مویشیوں (کو دیکھو) جنہیں اس نے تمہارے لئے درست وتوازن تناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کیا ہے۔ ان میں تمہارے گرم لباس کے لئے (اون اور کھال) ہے۔ اس کے علاوہ کئی اور منافع دینے والی چیزیں ہیں اوران میں سے (ایسے جانور بھی ہیں) جنہیں تم کھاتے ہو۔

وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۝۶

6-اور (یہ تو ہے ان کا وہ پہلو جس کا تعلق افادیت سے ہے۔ اوراس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ) ان میں تمہارے لئے حسن وجمال ہے۔ (وہ یوں کہ) شام کو جب تم انہیں چرا کر واپس لاتے ہواور صبح کو جب تم انہیں چرانے کے لئے لے جاتے ہو۔

(**نوٹ**: یہ آیت آگاہی دیتی ہے! کہ کائنات کے مناظر کا حسن وجمال، تخلیق کردہ اشیاء اور مخلوقات کا حسن وجمال اور صبح وشام کا حسن وجمال یہ سب انسان کے لطف اندوز ہونے کے لئے ہیں تاکہ وہ اللہ کی تحسین وستائش کرتا رہے یعنی اللہ کی عنایات کے اعتراف کے لئے کائنات کے مناظر سے لطف اندوز ہونا بھی اللہ کی تحسین وستائش کرنا ہے)۔

وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝۷

7-اور یہی جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر (ایسے دور دراز) شہروں میں لے جاتے ہیں کہ اگر تمہیں خود ان کے بغیر (بوجھ اٹھا کر) وہاں پہنچنا پڑے تو تمہارے نفس ہلکان ہو کر رہ جائیں۔ لہٰذا، اس میں کوئی شک وشبہ نہ کرنا! کہ تمہارا نشو ونما دینے والا رکاوٹیں پیدا کرنے والے اسباب ختم کر کے نشو ونما کے لئے سازگاری پیدا کرنے والا ہے (رؤف) اور سنور نے والوں کی قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۸

8-اور تم گھوڑوں، خچروں اور گدھوں (کو دیکھو کہ) تم ان سے سواری کا کام بھی لیتے ہو (اور یہ تمہارے لئے موجبِ) زینت بھی ہیں۔ اور (ان کے علاوہ سواری کے لئے) وہ اور بھی تخلیق کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔

(**نوٹ**: یہ آیت نئی نئی سواریوں کی ایجادات کے لئے بہت اہم آگاہی دیتی ہے)۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹ ع 1 9 7

9-اور (زندگی کی راہوں میں سے) درست وصحیح راہ تو اللہ تک پہنچتی ہے مگر ان میں سے جو ٹیڑھی راہ ہے (وہ اللہ تک نہیں پہنچتی) اور اگر اللہ مناسب سمجھتا تو وہ تم سب کو ہدایت دے دیتا (مگر وہ ایسا نہیں کرتا تا کہ انسان ان جانوروں کی طرح بے اختیار ہو کر نہ چلتا رہے اور تا کہ وہ خود اپنے نفس کی نشو ونما کرے 91/7,8,9)۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰

10-(اب تم اپنی اور حیوانات کی دنیا سے آگے بڑھو اور کائنات کے دوسرے گوشوں پر غور کرو اور دیکھو کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی نازل کیا جو پینے کے لئے بھی ہے اور اسی سے درخت بھی (سیراب ہوتے) ہیں اور (چرنے والے جانوروں کے لئے چارہ پیدا ہوتا ہے) اور تم انہیں اس میں چراتے بھی ہو۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱

11-اور وہ اسی (پانی) سے تمہارے لئے کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون، کھجور اور دیگر طرح طرح کے پھلوں کے باغات اُگا دیتا ہے۔ (چنانچہ اس تمام سلسلۂ کائنات میں) غور وفکر کرنے والی قوم کے لئے حقائق ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ۙ

12-اور اسی اللہ نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے قوانین کی زنجیر میں جکڑ رکھا ہے۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے قوانین کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عقل رکھنے والی قوم کے لئے ان میں حقائق ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳

13-اور اس نے جو کچھ بھی تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا ہے (اگر تم اس پر غور کرو تو دیکھو گے کہ) وہ کس قدر مختلف رنگوں میں ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ جو قوم آگاہی حاصل کرنے والی ہے تو اس کے لئے ان میں بڑے بڑے حقائق ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۴

14-اور یہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر (جیسی بے کراں اور ہولناک قوت کو) قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا

ہے تاکہ تم اس میں سے تروتازہ گوشت (کی چیزیں حاصل کرو) اور زیورات (کی چیزیں) نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھو کہ کس قدر بڑی بڑی کشتیاں اس کے پانیوں کو چیر کر چلتی رہتی ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے فضیلتیں اور فراوانیاں تلاش کرو اور تاکہ تم ان کے لئے اللہ کا شکر کرنے والے بن جاؤ (یعنی ان کی قدر کرتے رہو)۔

(**نوٹ**: سخر: کا مادہ (س۔خ۔ر) ہے۔ مسخر۔ تسخیر جیسے الفاظ اسی سے نکلے ہیں۔ اس کے بنیادی مطالب ہیں کسی کو بیوقوف سمجھتے ہوئے ہنسی اڑانا۔ کسی کو حقیر سمجھتے ہوئے زبردستی کسی کام پر لگا دینا۔ انہی مطالب سے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ ''کسی کو اپنے احکام کا پابند کر لینا یعنی تابع فرمان کر لینا'' اور اسی سے سخر کرنے کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ کسی کو قوانین کی زنجیروں میں جکڑ دینا تاکہ وہ ان کے مطابق تابع فرمان رہے یا سرگرم عمل رہے۔ اسی سے لفظ تمسخر نکلا ہے)۔

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾

15- اور یہ وہی ہے جس نے زمین میں پہاڑ ڈال دیئے تاکہ یہ تمہیں لے کر جھک نہ جائے۔ اور (اس زمین میں) دریا (بہا دیے) اور راستے بنا دیے تاکہ تم (اپنی منزلوں تک پہنچنے کے لئے) راہ پا سکو۔

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾

16- اور اسی نے (آگے سے آگے جانے کے لئے تمہاری خاطر) نشانات بنا دیے اور ستاروں (کو ایسا بنا دیا کہ تمہیں مزید منزلوں کے لئے) راہ میسر آسکے۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

17- (کائنات کی ان تمام حقیقتوں کو دیکھنے کے باوجود) کیا پھر بھی تم یہ آگاہی حاصل نہیں کرتے! کہ کیا وہ جو یہ سب کچھ درست توازن و تناسب کے مطابق وجود پذیر کر سکتا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی تخلیق نہ کر سکتا ہو؟

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

18- اور (یہ تو صرف چند چیزیں گنوائی گئی ہیں ورنہ اس کی تخلیق کا یہ عالم ہے کہ) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تمہارے شمار میں نہیں آسکتیں۔ اور اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ (انسان کو ان نعمتوں کی جیسے قدر کرنی چاہیے یہ ویسی نہیں کرتا اس کے باوجود انہیں) اللہ حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾

19- اور (اگر تم یہ سمجھتے ہو! کہ ان عطا کی گئی نعمتوں کے نظام میں تم جو کچھ بھی کرتے ہو تو تمہیں دیکھنے والا اور جاننے والا

کوئی نہیں تو یادرکھو! کہ) تم جو بھی چھپاتے ہو اور جو بھی تم ظاہر کرتے ہو وہ سب اللہ کے علم میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾

20-اور (اسی لئے شرک کرنے والوں کو بھی غور کرنا چاہیے کہ جس اللہ کی تخلیق اور علم کا عالم یہ ہے تو اس) اللہ کو چھوڑ کر وہ جن سے دعائیں مانگتے ہیں تو وہ کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود تخلیق کیے گئے ہیں۔

ع 2 12 8

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾

21-(ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ زندہ انسانوں یا بے جان اشیاء سے ہی نہیں بلکہ جن سے دعائیں اور مرادیں مانگتے ہیں وہ) مُردے ہیں، زندہ نہیں ہیں اور انہیں تو اس کا بھی شعور نہیں کہ وہ خود کب اٹھائے جائیں گے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾

22-(لہٰذا، اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو کہ کائنات میں) ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کا اقتدار و اختیار ہے اور جس کا تمہیں حکم ماننا ہے (الٰـہ)۔اور یہ الٰـہ یعنی اللہ یکتا ہے (جس کی کوئی مثال و نظیر پیش نہیں کی جاسکتی)۔ چنانچہ جو لوگ آخرت کو تسلیم ہی نہیں کرتے (کہ مرنے کے بعد اعمال کی جوابدہی ہوگی تو یہ) ان کے قلوب یعنی ان کی سچائیوں کو تسلیم کرنے والی صلاحیتوں نے ہی انکار کر رکھا ہے کیونکہ وہ لوگ سرکش اور متکبر ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

23-(اور یہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ ہم ہی ہم ہیں، لہٰذا، جو مرضی کرتے رہو نہ کوئی پوچھنے والا ہے اور نہ کوئی جاننے والا ہے۔ حالانکہ) حقیقت یہ ہے! کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں (اس کو) اللہ جانتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ سرکشوں اور متکبروں سے محبت نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾

24-اور جب ان سے کہا جاتا ہے! (کہ تم ذرا اس پر غور کرو) جو تمہارے رب نے نازل کیا ہے (یعنی قرآن، تو بجائے اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کے) وہ کہہ دیتے ہیں! کہ یہ سب اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

ع 3 4 9

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾

25-(یہ کہہ کر یہ لوگ خود بھی غلط بات کرتے ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی کئی دوسرے بھی ایسی بات کرتے ہیں۔ لہٰذا) یہ ہیں وہ لوگ جو قیامت کے دن نہ صرف (اپنے اعمال کا) پورا بوجھ اٹھائے ہوئے ہونگے بلکہ اُن لوگوں (کے اعمال کے) بوجھ کا کچھ حصہ (بھی اٹھائیں گے) جنہیں یہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا، پورے ہوش وحواس سے سن

رکھو! کہ کس قدر برا ہے وہ بوجھ جسے یہ لوگ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

26-(لیکن جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں کیونکہ) تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے! کہ ان سے پہلی (قوموں کے) لوگوں نے بھی اسی قسم کی چالیں اختیار کی تھیں (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر) اللہ کا (عذاب) آ گیا اور (ان کی چالوں کی) عمارت کو بنیادوں ہی سے تباہ کر کے رکھ دیا گیا اور اس کی چھت ان کے اپنے اوپر ہی آ گری (یعنی وہ اپنی چالوں کے شکنجے میں آ کر رہ گئے)۔ لیکن ان پر یہ عذاب (وہاں سے) آ پہنچا جہاں سے یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾

27-(چنانچہ قیامت کے دن جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ ان کے شرک اور کفر کی وجہ سے ہوا وہی کچھ ہر ایسے شخص اور قوم کے ساتھ ہوگا جو شرک اور کفر کرتی رہنے والی ہوگی)۔ لہٰذا، قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کر دے گا۔ اور پوچھے گا! کہاں ہیں وہ جنہیں مجھ جیسا جان کر تم مجھ پر بھروسہ کم کر کے میرے اختیارات میں انہیں شریک کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں تم (اہلِ ایمان) سے جھگڑا کیا کرتے تھے۔ اور وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے کہیں گے! کہ اس میں کوئی شک و شبے والی بات ہی نہیں کہ آج ان لوگوں کے لئے رسوائی اور بربادی ہے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

28-(شرک کرنے والے یا کفر کرنے والے یہ سمجھتے ہیں! کہ ہم شرک کر کے یا کفر کر کے کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ حالانکہ) وہ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں (کیونکہ یہ ان کے نفسوں کا حق تھا کہ شرک اور کفر جیسے گناہوں سے انہیں محفوظ کر کے نازل کردہ احکام کے مطابق ان کی نشوونما کی جاتی تا کہ وہ بامراد اور کامیاب ہو جاتے 91/7-10۔ چنانچہ ایسے) لوگوں کے جب زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں اور فرشتے (ان کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں) تو وہ اپنی اطاعت و فرماں برداری کا اظہار کرتے ہوئے (کہتے ہیں! کہ) ہم کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (جواب ملے گا! کہ) ہاں

ہاں! یقیناً اللہ کوتمہارے ہر اس عمل کا علم ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

29-لہٰذا، اب تم جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور وہیں تمہیں ہمیشہ رہنا پڑے گا۔ چنانچہ تکبر کرنے والوں کے لئے یہ کس قدر برُا ٹھکانہ ہے (جہاں انہیں رہنا پڑے گا)۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾

30-اور (ان کے برعکس جب یہی بات) ان لوگوں سے پوچھی جاتی ہے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین اختیار کیے رہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہہ اٹھتے ہیں! کہ خیر (یعنی آسانیاں، خوشگواریاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے والی کتاب یعنی قرآن نازل کیا ہے۔ چنانچہ) جو لوگ زندگی میں حسن وتوازن پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہے تو ان کے لئے دنیا میں بھی حسین نتائج ہیں اور آخرت کا گھر تو یقیناً خیر ہوگا (یعنی ایسا ٹھکانہ جو آسانی، خوشگواری اور سرفرازی کا باعث بنے گا)۔ چنانچہ متقیوں کا گھر (یعنی ایسے لوگوں کا گھر جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین اختیار کیے رہتے ہیں) نعمتوں سے لبریز ہوگا۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾

31-(اور وہاں) ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہونگی جن میں وہ داخل ہونگے اور جن میں ندیاں رواں ہوں گی۔ اور ان میں وہ جو کچھ بھی چاہیں گے انہیں میسر آئے گا۔ لہٰذا، متقیوں کو اللہ اس طرح صلہ دیا کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

32-(بہرحال، متقیوں کے لئے دنیا کی زندگی میں ابدی اطمینان تو ایک طرف بلکہ) ان پاکیزہ اور آلائشوں سے پاک لوگوں کی زندگی کے دن جب ایسی حالت میں پورے ہو جاتے ہیں اور فرشتوں (سے اُن کا سامنا ہوتا ہے، تو یہ ملائکہ) انہیں امن وسلامتی (کی خوشخبریاں دیتے ہوئے کہتے ہیں! کہ) تم داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-(اور اے رسولؐ! یہ مخالفین ان حقائق کی آگاہی کے باوجود) اب اس کے سوا اور کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ

فرشتے ان پر (عذاب) لے کر اتر آئیں یا تمہارے رب کا فیصلہ ویسے ہی ظہور میں آجائے۔ (یاد رکھو) یہی کچھ وہ لوگ بھی کیا کرتے تھے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ (اور جب اُن کے اعمال کے نتائج ظاہر ہونے کا وقت آگیا تو وہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ اس لئے) اللہ نے اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ تو خود اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۴ ع 4/9/10

34- چنانچہ خود ان کے اعمال کی بُرائیوں نے ہی انہیں آلیا۔ اور جس (عذاب کا) وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیرے میں لے لیا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳۵

35- اور جو مشرک ہیں وہ لوگ کہتے ہیں! کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرتے اور نہ ہی اس کے (حکم) کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ (مگر ایسی باتیں صرف یہی نہیں کرتے بلکہ) ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ بہرحال، رسولوں کے ذمے اتنا ہی ہے (کہ جو وحی انہیں دی جائے) اسے واضع طور پر (انسانوں تک) پہنچا دیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۶

36- اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے ہر امت میں کسی نہ کسی رسول کو بھیجا (تا کہ وہ ان کو آگاہی دے کہ) تم صرف اللہ کی پرستش و اطاعت کرو اور طاغوت سے بچو (یعنی ان سے بچو جو اللہ کی طے شدہ حدوں اور پیمانوں کو توڑنے والے ہیں)۔ تاہم ان میں بعض ایسے تھے جنہیں اللہ نے درست و روشن راہ دکھادی لیکن ان میں بعض ایسے تھے جن پر گمراہی ثابت ہو گئی (اور وہ اللہ کے راستے کی جانب نہ آسکے)۔ اس لئے تم لوگ زمین میں سیر و سیاحت کرو اور دیکھو کہ جنہوں نے (اللہ کے نازل کردہ پیغام کو جھٹلا کر سرکشی اختیار کیے رکھی) تو ان کا انجام کیسا ہوا۔

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۷

37- (بہرحال، سرکشوں کے ایسے روّیوں کے باوجود اے رسولؐ) اگر تمہاری دلی آرزو یہ ہے کہ انہیں ہدایت حاصل ہو جائے تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے (کیونکہ اللہ کا قانون یہ ہے کہ اللہ کسی کو اسی کی طرف پھیرے رکھتا ہے جدھر کو وہ پھر گیا ہو 4/115۔ اور جب کوئی ٹیڑھے راستے پر چلتا ہے تو اللہ ان کے دل ٹیڑھے

کر دیتا ہے61/5)۔اوران کے لئے کوئی مدد گار نہیں ہوتا۔

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ۙ لَا يَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ يَّمُوۡتُ‌ؕ بَلٰى وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۳۸﴾

38-اور(اے رسولؐ!تمہاری آرزو یہ ہے کہ انہیں ہدایت ملے مگر طریقے ان کے یہ ہیں کہ) یہ لوگ اپنے داہنے ہاتھ اٹھا اٹھا کر اللہ کی پُر زور قسمیں کھاتے ہیں! کہ جو مر جاتا ہے، اللہ اسے نہیں اٹھائے گا(لیکن غور کرو کہ یہ کس قدر غلط بات کرتے ہیں ۔اس لئے کہ) اللہ کیوں نہیں (اٹھائے گا۔ اللہ کا تو ہر)وعدہ ایسا سچ ہوتا ہے جو اپنی گواہی آپ ہوتا ہے(حقا) لیکن اکثر انسانوں کواس کا علم نہیں ہے۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىۡ يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ كَانُوۡا كٰذِبِيۡنَ ﴿۳۹﴾

39-(اورمرنے کے بعد اٹھائے جانے کا وعدہ سچ ہو کر رہے گا اور پھر) ان کو ظاہر ہو جائے گا جو یہ اختلافات کیا کرتے ہیں اوراس کا انکار کرنے والے لوگ جان جائیں گے کہ حقیقت میں وہی جھوٹے تھے۔

ع 5 6 11

اِنَّمَا قَوۡلُـنَا لِشَىۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۰﴾

40-(حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ) جب ہم کسی بات کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے ! کہ ''کُن''یعنی ہوجا!تو وہ ہوجاتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً‌ ؕ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۴۱﴾

41-چنانچہ(جن لوگوں کواللہ کے وعدے پر یقین ہے وہ جان و مال سے اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی تگ ودو میں مصروف رہتے ہیں اوراپنی اس جدوجہد میں) جنہوں نے اللہ کی خاطر ظلم وتشدد سے(تنگ آکر) ہجرت اختیار کر لی(یعنی اپنا گھر بار تک چھوڑ دیا) توانہیں ہم اس دنیا میں بھی نہایت عمدہ ٹھکانہ دیں گے اور یقیناً آخرت میں ان کا صلہ اس سے بھی کہیں برتر ہوگا۔لیکن کتنا اچھا ہوتا کہ وہ(یعنی ظلم وتشدد کرنے والے اللہ کے اس قانون) کو جان جاتے (کہ وہ مرنے کے بعد اٹھائے جائیں گے اورانہیں جواب دینا پڑے گا)۔

الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

42-(لہٰذا،اللہ کی خاطر مصیبت ومشکلات میں) جولوگ ثابت قدمی سے ڈٹے رہتے ہیں اوراپنے رب پر مکمل بھروسہ کر لیتے ہیں (توانہیں اجرمل کر رہے گا جس کاان سے وعدہ کیا گیا ہے)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

43-اور (اب ان کا یہ اعتراض کہ انہی جیسا ایک انسان کس طرح رسول بنا دیا گیا تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) ہم نے تم سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے تو وہ آدمی ہی تھے اور ان کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ (لہٰذا، ان سے کہو! کہ) اگر تمہیں خود علم نہیں ہے تو اہلِ ذکر سے یعنی آگاہی رکھنے والوں سے پوچھ لیا کرو۔

بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

النصف

44-(اور ہم نے ان رسولوں کو) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا۔ اسی طرح اے رسولؐ) ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآن) نازل کیا ہے تاکہ تم انسانوں پر اچھی طرح ظاہر کر دو کہ (ان کے اللہ نے) ان کی طرف کیا نازل کیا ہے تاکہ وہ اس پر غور و فکر کیا کریں۔

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

45-(ان حقائق کی آگاہی کے باوجود) یہ لوگ جو تخریبی چالیں چلتے ہیں تو کیا یہ اس بات کی طرف سے بالکل مطمئن ہو چکے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی جگہ سے ان پر تباہی آجائے جو ان کے عقل و شعور میں بھی نہ ہو۔

اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾

46-یا وہ ان کو ایسی حالت میں پکڑ لے گا جب وہ چل پھر رہے ہوں گے۔ (لہٰذا، یاد رکھو! کہ اللہ کو) وہ بے بس نہیں کر سکتے (اور اس کی گرفت سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے)۔

اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾

47-یا انہیں ان کے خوف زدہ ہونے پر پکڑ لے (یعنی یا وہ ان کو اُس وقت اپنی گرفت میں لے لے جب وہ مستقبل کے اندیشوں میں مبتلا ہوں)۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارا رب رؤف ہے (یعنی رکاوٹیں پیدا کرنے والے اسباب ختم کر کے نشو و نما کے لئے سازگاری پیدا کرنے والا ہے) اور رحیم ہے (یعنی سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے)۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

48-(مگر اللہ کے اس قانون کو سمجھنے کے لئے) کیا انہوں نے کبھی اس طرف غور نہیں کیا! کہ اللہ نے جو چیزیں بھی تخلیق کی ہیں تو ان کے سائے کس طرح اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے دائیں بائیں ڈھلتے رہتے ہیں۔ اور ان میں (کوئی سرکشی نہیں بس) اطاعت ہی اطاعت ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- اور (صرف یہی کچھ نہیں بلکہ) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کوئی بھی جاندار اور فرشتے کوئی بھی تکبر نہیں کرتا (اور اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہے)۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

السجدة 3 — ع 6 10 12

50- (وہ جانتے ہیں کہ سارا اختیار واقتدار کس کا ہے، اس لئے) وہ اپنے رب سے خائف رہتے ہیں (کیونکہ وہ ہر لحاظ سے) ان سے اعلیٰ اور برتر ہے۔ لہٰذا، وہ اسی طرح سرگرمِ عمل ہیں جس طرح انہیں حکم کر دیا گیا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾

51- اور (جس اللہ کے قوانین کی ساری کائنات پابندی کر رہی ہے اسی) اللہ نے ارشاد کیا ہے! کہ پرستش اور اطاعت کے لئے دو اللہ نہ بناؤ۔ کیونکہ اس میں کوئی شک وشبہ والی بات ہی نہیں کہ وہی اللہ یکتا ہے۔ اس لئے تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو (یعنی اللہ ہی سے ڈرتے رہو)۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۗ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

52- اور (اگر تم غور کرو تو اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے لئے ہے اور لازمی طور پر اسی کے ضابطۂ آئین کی پابندی اسی کے لئے کر رہا ہے۔ تو کیا (اس کے باوجود اللہ واحد کو چھوڑ کر) تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے تم کسی اور خدا کے احکام وقوانین کی پابندی کرنے لگ جاؤ گے؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾

53- اور (کیا کبھی اس پر بھی غور کیا! کہ) تمہارے پاس جو کوئی بھی نعمت ہے تو وہ صرف اللہ کی عطا کردہ ہے۔ پھر جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو تم اسی کے آگے روتے چلاتے ہو (اور دعائیں التجائیں کرتے ہو)۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

54- لیکن جب وہ تم سے مصیبت دُور کر دیتا ہے تو اس وقت تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے اختیارات میں دوسروں کو بھی شریک کر کے (ان کا احسان مان کر ان کا شکر گزار ہو جاتا ہے)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۗ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

55- اس طرح تو جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے وہ اس سے کفر کر رہے ہوتے ہیں۔ (لہٰذا، ان سے کہہ دو! کہ اس طریقے کے مطابق کچھ عرصے کے لئے ان سہولتوں سے) فائدہ اٹھا لو (اور اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آ جائے گا) جو تم بہت جلد

جان لوگے۔

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

56- بہر حال، جو کچھ ہم نے انہیں زندگی کی نشو ونما کا سامان دے رکھا ہے وہ اس میں سے (اللہ کے شریکوں) کا بھی ایک حصہ مقرر کر دیتے ہیں جن (کے بارے) میں انہیں کوئی علم ہی نہیں (کہ حقیقت کیا ہے۔ اور وہ ان کے خود ساختہ ہیں)۔ لیکن اللہ (کا نظامِ جواب دہی اس حقیقت پر) شاہد ہے! کہ اس کے بارے میں ان سے ضرور پوچھا جائے گا! کہ یہ جھوٹ انہوں نے کیوں گھڑ لیے تھے (کہ اللہ کے ساتھ ساتھ فلاں بھی مصیبت دُور کرنے والا ہے اور نعمتیں دینے والا ہے)۔

وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمۡ مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾

57- اور (شرک کرتے رہنے سے عقل کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ شرک کرنے والے اپنے خود ساختہ عقیدوں کی وجہ سے) بیٹیوں کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں (حالانکہ وہ تو ہر ضرورت سے) پاک ہے اور وہ اپنے لئے جو ان کا دل چاہتا ہے تجویز کر لیتے ہیں (یعنی بیٹے اپنے لئے مقرر کر رکھتے ہیں)۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۵۸﴾ۚ

58- اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑنے لگ جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّـرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

59- (یہاں تک کہ بیٹی کے پیدا ہونے کے بارے میں) جو اسے خوشخبری دی گئی تو وہ اسے بُرائی (کی خبر جان کر) اس کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ) بیٹی کو زندہ رکھ کر (ہمیشہ) کی ذلت برداشت کرلے یا اسے مٹی میں دفن کر کے (اس ذلت سے نجات حاصل کرلے)۔ لہٰذا، پورے ہوش و حواس سے سن رکھو! کہ کس قدر بُرا فیصلہ ہے یہ جو لوگ (بیٹیوں کے متعلق) کرتے ہیں۔

ع 7 10 13

لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوۡءِ ۚ وَلِلّٰهِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۰﴾ؒ

60- (حقیقت یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت کو تسلیم نہیں کرتے تو وہ بُرائی کی مثال ہے اور اللہ کے لئے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ کی مثال ہے اور وہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست و نادرست کی اٹل حدوں کے پیشِ نظر فیصلے کرنے والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾

61-اور اگر اللہ انسانوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے گرفت کرنے پر آتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار اس کی گرفت سے نہ بچ سکتا لیکن اس نے ان سب کو ایک وقتِ مقررہ تک مہلت دے رکھی ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ جائے گا تو وہ ایک ساعت کے لئے بھی نہ پیچھے جا سکیں گے اور نہ آگے جا سکیں گے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

62-اور وہ لوگ اللہ کے لئے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی رہتی ہیں! کہ ان کے لئے (آخرت میں) زندگی کی حسین حالتیں ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے تو لازمی طور پر (جہنم کی) آگ ہے اور (اس میں) وہ سب سے پہلے بھیجے جائیں گے۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلٰٓى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

63-(اور اے رسولؐ) اللہ کا (نظامِ ہدایت اس حقیقت پر) شاہد ہے اور جس میں کوئی شک وشبہ والی بات ہی نہیں کہ ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے لیکن شیطان (غلط راستے پر چلنے والے ان امتوں کے لوگوں) کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں خوشنما بنا کر دکھاتا رہا۔ (اور وہ لوگ اپنے رسولوں کی باتوں کو رد کرتے رہے) اور وہی شیطان آج اِن لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے۔ (لہٰذا، جس طرح وہ تباہی کے عذاب کی گرفت میں آ کر رہ گئے) تو اِن کے لئے بھی بڑا الم انگیز عذاب ہے۔

وَمَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

64-اور ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب (یعنی قرآن) اس لئے نازل کیا ہے تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے ہیں انہیں نمایاں کر دیں (کہ غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے)۔ چنانچہ (یہ کتاب) اس قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان لے آئی ہے۔

ع 8 5 14

وَاللّٰهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾

65-اور (اس نازل کردہ کتاب کی ہدایت ورحمت ہونے کی مثال یوں سمجھو! کہ جیسے) اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا تو اس زمینِ مُردہ کو از سرِ نو زندگی مل گئی۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے (حقیقت تک پہنچنے کی) نشانی ہے جو (سچائی کی

آواز کو دل کے کانوں سے) سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

66-اور (صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر تم غور کرتے جاؤ) تو تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ ان کے باطن میں گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے نہایت خوشگوار ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

67-اور (اسی طرح) تم کجھور کے پھلوں سے غنودگی (پیدا کرنے والے عرق) تیار کرتے ہو اور حسین وعمدہ غذائیں بناتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں بھی ایسی قوم کے لئے نشانی ہے جو عقل سے کام لینے والی ہے۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ﴿٦٨﴾

68-اور (اللہ کے نظامِ رہنمائی پر غور کرو کہ اس نے نہ صرف انسانوں کو پھلوں سے رس اور رزق حاصل کرنے کا ہُنر سکھایا بلکہ) تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کر دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اوپر چڑھتی بیلوں کی چھتریوں میں اپنے چھتے بنائے۔

ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾

69-اور پھر وہ ہر طرح کے پھلوں سے رس چوستی پھرے اور پھر اپنے رب کے نرم و ہموار راستوں پر چلتی رہے۔ اس مکھی کے اندر سے مختلف رنگوں کا رس نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہوتی ہے۔ اور اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ اس میں بھی اُس قوم کے لئے حقائق ہیں جو غور و فکر کرنے والی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ ع 9 5 15

70-اور (اس پر بھی غور کرو کہ تم زندگی کی کس منزل تک چلتے چلے جاتے ہو مگر تمہیں خبر تک نہیں ہوتی کہ) اللہ نے تمہیں درست و توازن و تناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کیا اور پھر وہ تمہاری زندگی کے دن پورے کر دیتا ہے۔ (مگر اس دوران) تم میں سے بعض کو ایسی ناکارہ عمر تک پہنچا دیتا ہے جس میں اس کی توانائیاں بہت کمزور پڑ جاتی ہیں اور وہ سمجھ بوجھ رکھنے کے باوجود کچھ نہ سمجھنے بوجھنے کی حالت میں آ جاتا ہے۔ تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ اللہ (ان سب نظاموں اور حالتوں) کو جانتا ہے کیونکہ اسی نے مناسبت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

71-اور (یہ ہے وہ اللہ جس کے ساتھ تم شریک ٹھہراتے ہو، حالانکہ اسی نے تمہاری زندگی کے ساتھ تمہارے لئے خوشگوار رزق کی نعمتیں تخلیق کیں جو انسانوں کے لئے آزمائش بھی ہیں، اس لیے کہ) اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔ (ان کی حالت یہ ہے کہ) وہ اپنے رزق میں سے ان لوگوں کو جو ان کے ماتحت کام کرتے ہیں دینے والے نہیں ہیں (کہ اس طرح) کہیں وہ ان کے برابر ہو جائیں (حالانکہ انہیں وہ رزق اور آسانیاں تو ان ماتحتوں کی محنت کی وجہ سے میسر آئی تھیں۔ مگر جو لوگ ایسے حقداروں کے حقوق سے انکار کرتے ہیں تو) وہ (اصل میں) اللہ کی نعمت کا ہی انکار کر رہے ہوتے ہیں (کیونکہ رزق کی فضیلت تو انہیں اللہ کی نعمت کے طور پر دی گئی ہوتی ہے)۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ۙ

72-اور (یہ بھی غور کرو! کہ اسی اللہ نے کس طرح رشتوں کے حسین سلسلے قائم کر دیے۔ اور) اللہ نے تم میں سے تمہارے جوڑے بنائے اور تمہارے جوڑوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے و نواسے بنائے اور تمہیں خرابیوں سے پاک زندگی کی نشو و نما کا سامان عطا کیا۔ (اس کے باوجود) کیا پھر بھی وہ باطل کو مانتے ہیں یعنی ان باتوں کو تسلیم کرتے ہیں جو سراسر سچائیوں کے خلاف ہیں۔ (اور اگر ایسا کرتے ہیں تو پھر) وہ اللہ کی نعمت کا ہی انکار کر رہے ہوتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ۚ

73-اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی پرستش و اطاعت کرتے ہیں جن کو یہ اختیار ہی نہیں کہ وہ آسمانوں اور زمین سے ان کے لئے کچھ بھی رزق فراہم کر سکیں کیونکہ اُن کے پاس تو (کسی بھی قسم کی) طاقت نہیں ہے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

74-لہٰذا، تم اللہ (کی تشبیہ) کے لئے مثل نہ ٹھہراؤ۔ یہ حقیقت ہے (کہ اس کا صرف) اللہ کو علم ہے اور تم قطعی طور پر نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

75-(اب اللہ کے نظام پر ایک دوسرے پہلو سے غور کرو کہ) جس کی اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے (اور وہ یہ ہے کہ)

ایک شخص کسی کا غلام ہے اور غلام بھی زرخرید جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا (یعنی وہ مجبورِ محض ہے) اور دوسرا وہ شخص ہے جسے ہم نے حسین وخوشگوار رزق دے رکھا ہے اور وہ اسے (اپنے اختیار وارادہ سے) ظاہر و پوشیدہ خرچ کرتا ہے۔ (ذرا سوچو! کہ) کیا وہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں (یعنی زندگی کا کونسا مقام حسین وخوشگوار ہے؟ شرک کر کے ایک اللہ کے علاوہ کسی کا غلام ہو کر بے جا پرستش و اطاعت کرتے رہنا یا صرف ایک اللہ کی محبت سے چمٹ کر ہر طرح کے خوف اور اندیشوں سے آزاد ہو جانا۔ اس لئے) اس کی عظمت کا اعتراف کرو کہ ساری تحسین وستائش صرف اللہ کے لئے ہے (حمد) لیکن اکثریت اس کا علم نہیں رکھتی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ؑ

ع 10 6 16

76- اور اللہ نے دو آدمیوں کی مثال بیان کی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے (اور اسے بات سمجھنے سمجھانے میں مشکل پیش آتی ہے) اور وہ کسی شے پر اختیار نہیں رکھتا۔ اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے اور اسے جہاں کہیں بھی بھیجا جاتا ہے تو اس سے کوئی بھلا کام نہیں بن آتا۔ (ذرا سوچو! کہ) کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ہر معاملہ کا فیصلہ عدل کے تقاضوں کے مطابق کرتا ہے اور خود بھی بالکل صحیح اور درست راہ پر ہے۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

77- (چنانچہ غور کرنے والوں کو دعوت ہے کہ ان حقائق پر غور کرتے جائیں) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی پوشیدہ ہے (وہ تمہاری نگاہوں سے تو پوشیدہ ہے مگر) وہ اللہ کے لئے ہے (اِسی لئے وہ سب اُسی کی اطاعت میں اسی کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے، 17/44)۔ چنانچہ (قیامت کی) ساعت کا طاری ہونا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی تیز تر کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ نے ہر شے پر مناسبت کے پیمانے قائم کر رکھے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

78- اور (تم خود اپنی حالت پر غور کرو کہ تم کن مراحل سے گزر کر توانائیوں سے بھرے جیتے جاگتے انسان بن جاتے ہو)۔ اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے باطن سے باہر (اس دنیا میں) لایا ہے۔ (اور حالت تمہاری یہ تھی کہ ایک مقررہ وقت تک) تمہیں کسی بھی شے کا علم نہیں تھا۔ پھر اللہ نے تمہاری سماعتیں اور بصارتیں اور دل بنا دیے تا کہ تم اللہ کا شکر ادا کرتے

رہو (یعنی تم اللہ کے احسان کا اور ان کی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرو)۔

اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۹﴾

79-(لہٰذا، اپنے ان حواسِ خمسہ اور عقل وشعور سے کام لو۔ چنانچہ پوچھو ان سے! کہ) کیا انہوں نے پرندوں پر غور نہیں کیا کہ انہیں کس طرح آسمان کی فضاؤں میں مسخر یعنی اللہ کے قوانین کا پابند کر دیا گیا ہے کیونکہ انہیں سوائے اللہ کے کوئی اور قوت (یوں فضاؤں میں) نہیں تھام سکتی۔ (اسی لئے وہ اتنے سکون واطمینان سے اڑتے پھرتے ہیں۔ بہرحال اس میں) کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ جو قوم ایمان لے آتی ہے تو اس کے لئے ان میں نشانیاں ہیں (تاکہ وہ حقائق کی آگاہی حاصل کریں)۔

وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ سَکَنًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُیُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَہَا یَوۡمَ ظَعۡنِکُمۡ وَ یَوۡمَ اِقَامَتِکُمۡ ۙ وَ مِنۡ اَصۡوَافِہَا وَ اَوۡبَارِہَا وَ اَشۡعَارِہَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۸۰﴾

80-اور (اگر تم اسی طرح حواسِ خمسہ کو استعمال کرتے ہوئے چھوٹی سے چھوٹی حقیقت سے لے کر بڑی سے بڑی حقیت پر غور کرتے جاؤ تو تم پر اللہ کے احسانات اور اس کے قوانین عیاں ہوتے جائیں گے۔ لہٰذا، ذرا محسوس کر کے دیکھو کہ) اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون کی جگہ بنایا ہے۔ اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لئے ایسے گھر بنائے جنہیں تم اپنے کوُچ کے دن اور قیام کے دن بہت ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہو۔ اور ان کے اون، ریشم اور بالوں سے تمہارے لئے کتنے ہی سامان اور ضرورت کی چیزیں بنا دیں جو ایک مدت تک (تمہارے کام آتی رہتی ہیں)۔

وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَکۡنَانًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمُ الۡحَرَّ وَ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمۡ بَاۡسَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

81-اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی تخلیق کردہ کئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے لئے پناہ گاہیں اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں دھوپ کی تپش سے (یعنی کسی بھی موسم کی شدت سے) محفوظ رکھتے ہیں۔ اور اس طرح وہ تم پر نعمتیں یعنی آسودگیاں اور راحتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کے احکام وقوانین کے سامنے جھکے رہو۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۸۲﴾

82-لہٰذا (اے رسولؐ! ان حقائق کی آگاہی کے باوجود بھی) اگر وہ (نازل کردہ سچائیوں سے) منہ موڑے رکھتے ہیں تو تمہارے ذمہ صرف (نازل کردہ پیغام کو) واضع طور پر پہنچا دینا ہے۔

یَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنۡکِرُوۡنَہَا وَ اَکۡثَرُہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

ع 11 7 17

83-(کیونکہ ان کی حالت تو یہ ہے کہ) یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے بھی ہیں، اس کے باوجود وہ اس کا انکار کرتے ہیں اس لئے کہ ان میں سے اکثر کافر ہیں (اور اللہ کی باتوں سے انکار کرتے رہنا ان کی عادت ہوتی ہے)۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾

84-اور (انہیں ابھی اس حقیقت کا احساس نہیں کہ ان کی یہ حالت ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے بلکہ) جس دن ہر امت سے ہم ایک گواہ اٹھالائیں گے تو پھر کافروں کو یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اوراحکام وقوانین کوتسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کررکھی تھی (انہیں قطعئی طور پر مزید) اجازت نہیں دی جائے گی (کہ اب وہ انہیں تسلیم کرنے والوں میں شامل ہو جائیں)۔اور نہ ہی ان سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ غلط راہ کو چھوڑ کر واپس اس درست راہ پر آجائیں جہاں سے راہ بھولے تھے (توبہ)۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٥﴾

85-اور جب وہ عذاب ظلم کرنے والوں یعنی ان لوگوں کے سامنے آجائے گا جو حقوق والوں کے حقُوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم تھے تو نہ اس عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾

86-اور جب شرک کرنے والے لوگ ان کو دیکھیں گے جن کو انہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا تو کہیں گے! کہ اے ہمارے رب! یہ ہیں وہ جنہیں ہم تیرے اختیارات میں شریک سمجھا کرتے تھے اور جن سے ہم تجھے چھوڑ کر دعائیں مانگا کرتے تھے۔مگر وہ جن کو انہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا وہ ان کی بات انہی کی طرف لوٹا دیں گے اور کہیں گے! کہ تم یقیناً جھوٹے ہو۔

وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾

87-اور اس دن یہ سب اللہ کے سامنے جھک جائیں گے اور اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتوں کے جو جو جھوٹ اللہ سے منسلک کیا کرتے تھے وہ سارے کے سارے درہم برہم ہو کر رہ جائیں گے۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾

88-(چنانچہ) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے (یعنی اللہ کی نازل کردہ مستقل قدروں کو قائم ہونے

کی راہ میں رکاوٹ بنتے رہے) تو ہم ان پر عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے کیونکہ وہ امن واطمینان تباہ کر کے زندگی کا حسن وتوازن بگاڑا کرتے تھے (فساد) ۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾

ع 12 6 18

89-اور اس دن ہم ہر امت میں ان پر ان ہی میں سے ایک گواہ اٹھالائیں گے اور ان سب پر ہم (اے رسولؐ) تمہیں گواہ کے طور پر لائیں گے (اور تمہاری گواہی یہ ہوگی کہ تم نے ان تک ہمارا وہ پیغام پہنچا دیا جسے) ہم نے تمہاری طرف اس کتاب (یعنی قرآن) میں نازل کیا تھا جو ہر شے کو واضح طور پر بیان کر دینے والا ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے اور بشری ہے (یعنی یہ قرآن انہیں خوشخبری دینے والا ہے کہ اس کے مطابق زندگی گزارنے کے نتائج کس قدر حسین وخوشگوار ہوتے ہیں) ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

90- حقیقت یہ ہے کہ اللہ حکم دیتا ہے! کہ عدل اور احسان کو اختیار کرو، قریبی رشتہ داروں کو دیتے رہو اور فحش اختیار نہ کرو اور جن کاموں سے اللہ نے منع کیا ہے منع ہو جاؤ اور سرکشی و نافرمانی نہ کرو۔ اور اللہ تمہیں یہ نصیحت کرتا ہے (کہ اللہ کے ان احکام کا) اس وجہ سے تذکرہ کرتے رہو (تا کہ ان پر مسلسل عمل ہوتا رہے) ۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾

91-اور جب تم اللہ کے ساتھ عہد کرلو تو اپنے عہد کو پورا کرو اور اپنے قول واقرار پختہ کر لینے کے بعد انہیں مت توڑو جبکہ اس پر تم اللہ کو بھی ضامن قرار دے چکے ہو۔ کیونکہ اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

92-اور (دیکھو! تمہاری حالت کہیں) اس عورت کی طرح نہ ہو جائے جس نے بڑی محنت سے سُوت کا تا اور اس کے بعد (خود اپنے ہاتھوں سے اسے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (اس لئے غور کرو! کہ) تم اپنے معاہدات اور قول واقرار کو (جو کہ امن وسلامتی کے ضامن ہونے چاہییں اُنہیں الٹا فریب کی چالیں) داخل کرنے کا موجب بنا لیتے ہو (اور یہ سب اس

لئے کرتے ہو) تا کہ تم میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر غالب آ جائے۔ حالانکہ اللہ اس عہد و پیمان کے ذریعے سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے (تا کہ تمہاری اصل سیرت کھل کر سامنے آ جائے۔ مگر یاد رکھو! کہ) جن امور میں تم ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو (اور حقائق کو چھپائے رکھتے ہو) تو جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

93- اور اگر اللہ مناسب سمجھتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے مناسب سمجھتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے مناسب سمجھتا ہے ہدایت دے دیتا ہے (مگر ان قوانین کے ساتھ کہ اللہ کسی کو اسی طرف پھیرے رکھتا ہے جدھر کو وہ پھر گیا ہو 4/115 اور اللہ سلامتی کی راہوں کی اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کی مرضی کے تابع ہو جائے 5/16)۔ اسی وجہ سے تمہیں اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

94- اور (ایک بار پھر دہرایا جاتا ہے کہ) تم اپنی قسموں کو آپس میں فریب کاری کا مت ذریعہ بناؤ ورنہ جم جانے کے بعد تمہارے قدم لڑکھڑا جائیں گے (اس لئے کہ اپنے آپ کو) تم نے اللہ کے راستہ پر چلنے سے روک لیا۔ اور اسی وجہ سے تمہیں عذابِ عظیم (کا سامنا پڑے گا)۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾

95- اور جو معاہدہ تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے (یعنی یہ کہ تم اللہ کی ہی پرستش اور اس کے احکام کی اطاعت کرتے رہو گے، 1/4 اور اس حد تک کرو گے کہ! یقیناً اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور مال خرید لیے اور ان کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہے، 9/11)۔ تو اسے تھوڑے سے (ذاتی مفاد) کی خاطر مت بیچ ڈالو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اگر تمہیں علم ہو (تو جان جاؤ گے کہ جو کچھ اس معاہدے کے عوض) تمہارے لئے اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں زیادہ حسین و خوشگوار ہے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

96- (اور تمہارے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ) جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ

باقی رہنے والا ہے اور جو لوگ اپنے کام حسن و توازن سے سرانجام دیتے ہیں (اور اس دوران ہماری خاطر مصیبتوں اور مشکلات میں) ثابت قدمی سے ڈٹے رہے تو ہم انہیں ضرور ان اعمال کا حسین صلہ عطا کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

97-(اور یہ اللہ کا قانون ہے کہ) جو کوئی بھی سنوارنے کے کاموں میں مصروف رہا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو یعنی اس نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو بھی تسلیم کر رکھا ہو تو ہم انہیں ضرور ایسی زندگی عطا کریں گے جو زندگی خرابیوں سے پاک ہو گی اور ہم انہیں ضرور ان اعمال کا حسین صلہ دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

98-(لیکن خبردار رہو! کہ تمہیں اللہ کی اطاعت سے ہٹانے کے لئے ابلیس ہر وقت سرگرمِ عمل رہتا ہے 15/39)۔ لہٰذا، جب تم قرآن پڑھنے لگو تو رد کر دیے گئے شیطان کے خلاف اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو (تا کہ وہ گمراہ کن وسوسے پیدا کر کے قرآن کو سمجھنے سے اور اس پر عمل کرنے سے روک نہ دے)۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾

99- مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کا ان لوگوں پر قطعیٔ طور پر غلبہ نہیں ہو سکتا جو ایمان لائے یعنی جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کر کے مطمئن و بے خوف ہو گئے اور انہوں نے اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ کر لیا۔

ع 13 11 19

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾

100-البتہ وہ ایسے لوگوں پر غلبہ کر لیتا ہے جو اسے اپنا سرپرست بنا لیتے ہیں اور جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے دوسروں کو اللہ جیسا جان کر اللہ کے اختیارات میں شریک کر لیتے ہیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

101-اور (اس حقیقت سے بھی آگاہ رہو کہ پہلی نازل کردہ کتابوں کی آیات سے یعنی احکام و قوانین کی تربیت سے نوعِ انساں کو اس مقام پر لایا گیا جہاں قرآن کے ذریعے آخری احکام و قوانین یعنی آیات نازل کی گئیں اور پہلی کتابوں میں نازل کی گئی آیات یعنی احکام و قوانین کو نوعِ انسان کی ضرورت کے پیشِ نظر) جب ہم کوئی حکم کسی دوسرے حکم کی جگہ بدلتے ہیں کیونکہ اللہ کو ہی علم ہے جو نازل کرتا ہے تو (انکار کرنے والے) کہتے ہیں! کہ تم تو بس اپنی طرف سے گھڑ کر اسے اللہ سے منسوب کر دیتے ہو۔ حالانکہ (حقیت یہ ہے کہ) ان میں اکثر کو تو علم ہی نہیں (کہ پہلی کتابوں میں نازل

شدہ وہ احکام کیا تھے اور انہیں بدل کر قرآن میں کیوں نازل کیا گیا۔ وہ تو دیکھا دیکھی دوسروں کے ساتھ مل کر ایسی باتیں کہتے چلے جاتے ہیں)۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۝۱۰۲

102- (لہٰذا، اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ اس (قرآن) کو روح القدس نے تمہارے رب کی طرف سے ایک مستقل حقیقت کے طور پر نازل کیا ہے تاکہ یہ ان لوگوں کے قدم جما دے جو ایمان لے آئے کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت اور بشری ہے (یعنی یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اگر اس کے مطابق زندگی بسر کرو گے تو نتائج حسین وخوشگوار نکلیں گے)۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ۝۱۰۳

103- اور اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ ہمیں علم ہے! کہ وہ جو (انکار کرنے والے ہیں وہ) کہتے ہیں! کہ یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس (رسولؐ) کو ایک آدمی یہ باتیں آ کر سکھا جاتا ہے (اور یہ انہیں وحی کہہ کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے)۔ حالانکہ جس آدمی کی طرف یہ اسے منسوب کرتے ہیں اس کی تو اپنی زبان ہی عجمی ہے اور یہ (قرآن) واضع عربی زبان میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝۱۰۴

104- (بہرحال) حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو تسلیم ہی نہیں کرتے تو اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۝۱۰۵

105- حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے (دراصل) وہی لوگ جھوٹی باتیں بنا کر اللہ سے منسوب کرتے ہیں اس لئے کہ وہ خود جھوٹے ہوتے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝۱۰۶

106- (یہ تو ہیں وہ لوگ جو سرے سے ایمان لاتے ہی نہیں اب رہا وہ شخص) جو ایمان لانے کے بعد اللہ کا منکر ہو جائے سوائے اس کے! کہ اس سے جبراً کفر کا کوئی کام کرا لیا جائے جبکہ اس کا دل اندر سے ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جس شخص نے (سوچ سمجھ کر) کفر کے لئے اپنا سینہ کھول دیا تو پھر (ایسے لوگوں) پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

107-(ایمان لانے کے بعد جو کفر اختیار کرتے ہیں تو) اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے زیادہ پسند کرتے ہیں (نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) اس وجہ سے اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

108-(نہ صرف یہ کہ پھر اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا بلکہ) یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں (کی وہ صلاحیتیں جو سچائیوں اور غیر سچائیوں میں فرق کر کے سچائیوں کو تسلیم کر لینے والی ہوتی ہیں) انہیں اللہ بند کر دیتا ہے۔ لہٰذا، یہ ہیں وہ لوگ جو غافل ہیں یعنی سچائیاں ان کے سامنے ہوتی ہیں مگر وہ ان سے لاپرواہ رہتے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

109-چنانچہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رکھنا! کہ یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت میں خسارا اٹھانے والے ہیں۔

ع 14 10 20

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

110-(ان کے برعکس جو لوگ اللہ کے احکام سے چمٹے رہتے ہیں) تو پھر یقیناً رب ان کے لئے ہے کیونکہ انہوں نے مصیبتوں اور مشکلات کی آزمائش کے بعد اپنا وطن اور گھر بار تک چھوڑ دیا اور پھر جہاد کرتے رہے اور ثابت قدمی سے ڈٹے رہے تو پھر اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمہارا رب (ان کی ان مصیبتوں اور مشکلات) کے بعد نہ صرف انہیں اپنی حفاظت میں لئے رکھے گا بلکہ ان کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جائے گا۔

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

111-(چنانچہ جب قیامت کا دن طاری ہوگا اور اعمال کے نتائج بے نقاب ہو کر سامنے آجائیں گے) تو اس دن (غلط راہ پر چلنے والا) انسان اپنے نفس سے جھگڑا کرتا ہوا آئے گا۔ اور جو کسی نے عمل کیا ہوگا تو اس کے مطابق ہر شخص کو پورا پورا (بدلہ) دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

112-اور (انسانوں پر اس قسم کی تباہیاں کیوں اور کب آتی ہیں! اس کے لئے) اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے! کہ ایک بستی تھی جسے (باہر کے خطرات سے) امن اور (اندرونی جھگڑوں سے) اطمینان حاصل تھا۔ اس کی طرف ہر سمت سے سامانِ رزق فراوانیوں سے کھنچا چلا آتا تھا۔ (اس کے رہنے والے خوشحال اور تفکرات سے پاک تھے)۔ لیکن انہوں نے

اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کر ڈالی۔ (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) جو کچھ وہ کارا گریاں کرتے تھے اللہ نے اس کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١١٣﴾

113- اور یہ حقیقت ہے کہ پھر ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول آیا۔ مگر انہوں نے اس کے (پیغام کو) جھٹلا دیا۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) پھر انہیں عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا کیونکہ وہ دوسروں کے طے شدہ حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم تھے۔

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾

114- لہٰذا (اس بستی کے لوگوں کے عذاب سے سبق سیکھو اور) جو حلال اور خرابیوں سے پاک تمہیں اللہ نے رزق عطا کیا ہے تو اس میں سے تم کھایا پیا کرو اور اگر تم واقعی اس کی پرستش و اطاعت کرنے والے ہو تو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا کرو۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾

115- (طیب اور حلال اشیاء کے سلسلے میں ایک بار پھر یاد دہانی کے لئے آگاہ رہو! کہ) اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو، (ان سب کو) حرام کر دیا ہے۔ لیکن جو شخص حالتِ اضطرار (یعنی انتہائی مجبوری کی حالت) میں ہو مگر سرکشی کرنے والا نہ ہو اور (مجبوری کو بہانہ بنا کر) حدیں توڑنے والا نہ ہو تو یہ حقیقت ہے کہ اللہ (بُرے اثرات سے) محفوظ کر لینے والا ہے اور سنوارنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَٰلٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾

116- اور (دیکھو ایسا نہ کرنا) کہ تمہاری زبان پر جو جھوٹی بات آجائے اسے بیان کرتے ہوئے یونہی کہہ دیا کرو! کہ یہ حلال ہے اور وہ حرام ہے اور اس طرح تم جھوٹی باتیں اللہ سے منسوب کرنے کے (مجرم ہو جاؤ گے)۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ جھوٹی باتیں بنا کر انہیں اللہ سے منسوب کرنے والے ہیں تو وہ کبھی کامیاب و بامراد نہیں ہوں گے۔

مَتَٰعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾

117-(وہ ایسی باتوں سے) تھوڑا سا فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں لیکن آخرِ کار ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۖ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾

118-اور (کبھی تمہارے دل میں خیال آتا ہوگا کہ پہلی کتابوں میں آئی ہوئی بعض آیات کو قرآن میں کیوں بدل دیا گیا، 16/101 تو اس کی وجہ مثال کے طور پر یہ تھی کہ) ہم نے یہودیوں پر وہ کچھ حرام قرار دیا تھا جو اس سے پہلے ہم نے تم سے بیان کیا ہے (6/147)۔ (اور وہ احکام ان احکام کے مقابلہ میں سخت تھے۔ لیکن) ان پر یہ ظلم ہم نے نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا (جس کے نتیجے میں ان پر ایسی کڑی پابندیاں عائد کی گئی تھیں)۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٩﴾ ع 15 9 21

119- مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ جہالت سے بُرے کام کر بیٹھتے ہیں لیکن اس کے بعد پھر وہ توبہ کر لیتے ہیں یعنی واپس درست راستے پر آجاتے ہیں اور اس کے بعد سے وہ اپنے آپ کو سنوار لیتے ہیں تو تمہارا رب (ان کے ہر عمل کو بہت اچھی طرح جانتا ہے) کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ تمہارا رب اعمال کے بُرے اثرات کو ختم کر کے حفاظت میں لے لینے والا ہے (غفور) اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (رحیم)۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾

120-(ایسی ہی باتوں کی آگاہی ابراہیمؑ بھی لوگوں کو دیا کرتا تھا۔ اور) اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے! کہ ابراہیم (اپنی جامع شخصیت کی بناء پر خود) ایک ایسی امت تھا جو اللہ کے احکام وقوانین کے سامنے جھکی رہتی ہے۔ اور (ابراہیمؑ نے) ہر باطل سے منہ موڑ کر اپنی توجہ کا رخ صرف اللہ کی طرف کر رکھا تھا۔ اور وہ قطعی طور پر ایسے لوگوں میں سے نہیں تھا جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے کسی کو اللہ جیسا جان کر اس کے اختیارات میں شریک کر لیتے ہیں (مشرکین)۔

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾

121-(اور ابراہیمؑ ایسا تھا کہ) وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا اور اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اس کی رہنمائی ایسی درست و متوازن سیدھی راہ کی طرف کر دی تھی جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے (ہدایت)۔

وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾

122-اور ہم نے اسے اس دنیا میں بھی حسین خوشگواریاں عطا کر رکھی تھیں اور حقیقت یہی ہے کہ وہ آخرت میں بھی ان

لوگوں میں سے ہوگا جو سنور نے سنوارنے کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں (صالحین)۔

ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا‌ ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۲۳

123-(اور اے رسولؐ) پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی! کہ تم بھی ابراہیم کے مسلک کی پیروی کرو جس نے ہر باطل قوت سے منہ موڑ کر اپنی توجہ کا رخ صرف اللہ کی طرف کر رکھا تھا۔اور وہ قطعی طور پر ایسے لوگوں میں سے نہیں تھا جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے کسی کو اللہ جیسا جان کر اس کے اختیارات میں شریک کر لیتے ہیں۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۝۱۲۴

124-(اور یہ جو یہودی ہیں تو یہ دعویٰ یہی کرتے ہیں! کہ یہ ابراہیمؑ کے مسلک کی پیروی کرنے والے ہیں۔لیکن ان کی حالت) اس کے سوا نہیں کہ ان پر ہفتے کے دن (یعنی صرف ایک دن کے لئے) کاروبار نہ کرنے کی پابندی لگائی گئی تھی (سبت) (مگر وہ اپنے کاروباری لالچ میں یہ ایک چھوٹی سی پابندی پر بھی پورا نہ اتر سکے اور) انہوں نے اس میں اختلافات پیدا کر دیے تھے۔اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمہارا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں یہ اختلافات کیا کرتے تھے (یعنی جو دنیاوی مفادات کی خاطر اللہ کے احکام میں اختلافات کرتے تھے وہ اس دن خسارے میں رہیں گے)۔

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ‌ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝۱۲۵

125-(لہٰذا، اے رسولؐ! نوعِ انساں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے اور ایسے حسین طریقے سے دعوت دو جس سے انہیں کسی کام کے اچھے انجام یا بُرے نتائج کی آگاہی مل جائے اور اس طرح ان کے دل نرم ہو جائیں (موعظۃ) اور ان سے بحث بھی کرو تو ایسے کہ وہ حسین طریقوں پر مبنی ہو کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارے رب کو تو جو اس کی راہ سے بھٹک جاتا ہے اس کا ویسے ہی علم ہوتا ہے اور اُسے اُن کا بھی علم ہوتا ہے جو ہدایت یافتہ ہوتے ہیں (اس لئے دعوت بھی حکمت اور حسین انداز سے دو اور بحث بھی حسین انداز سے کرو)۔

وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ۝۱۲۶

126-اور اگر تم (سزا دینے کے لئے) ان کا پیچھا کرو تو اس حد تک (سزا دینے کے لئے) پیچھا کرو جس حد تک (تکلیف دینے کے لئے) انہوں نے تمہارا پیچھا کیا تھا۔اور اگر تم (سزا کے لئے ان کا پیچھا کرنے کی بجائے اپنے مقام پر) ثابت

قدمی سے ڈٹے رہتے ہوتو (ایسے) ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے والوں (کا انجام) زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

127-لہٰذا (تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم اپنی جدوجہد کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے پوری قوت سے) ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹے رہو اور (یہ بھی یاد رکھو! کہ) تمہارا ثابت قدمی سے ڈٹے رہنا بھی اللہ (ہی کی مدد) کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مگر اے رسولؐ! جن لوگوں نے تباہ ہونے کا تہیہ کر رکھا ہے تو ان کی تباہی کے احساس سے تم) غمگین نہ ہو جایا کرو اور نہ ہی ان کی خفیہ سازشوں سے تنگ پڑ جانا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾ ع 16 9 22

128-(اور اس میں بھی) کوئی شک و شبہ نہ رکھنا! کہ اللہ (کی تائید و نصرت) ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین کو اختیار کئے رکھتے ہیں اور حقیقی ضرورت مندوں کو اُن کی ضرورت کے پیشِ نظر عدل سے بڑھ کر دینے والے ہوتے ہیں تا کہ زندگی میں حسن و توازن قائم رہے (محسنون)۔